ہندوستانی طالبات کے مطالبات

حال میں کالجوں میں تعلیم پانے والی لڑکیوں کی دو کانفرنسیں منعقد ہوئی ہیں۔ ایک لکھنؤ میں آل انڈیا ویمن سٹوڈنٹس کانفرنس اور دوسری لاہور میں گرلز سٹوڈنٹس کانفرنس۔ ان دونوں کی روئداد پر اجمالی نظر ڈالنے سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ ہمارے ملک کی تعلیم یافتہ لڑکیاں جہاں بعض ناانصافیوں کے ازالہ کی طرف متوجہ ہو رہی ہے۔ اور ہندو دھرم نے ان کے جو حقوق تلف کر رکھے ہیں انہیں حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ وہاں مغربیت کے زیر اثر بعض ایسی باتوں کا مطالبہ بھی کر رہی ہیں۔ جو ان کے لئے کسی صورت میں بھی مفید نہیں۔ اور گو ناتجربہ کاری اور کوتاہ نظری کی وجہ سے وہ ان کے لئے بہت خوشنما چیزیں ہیں۔ لیکن حقیقتاً جوہر نسوانیت کے لئے تباہ کن ہیں۔

لکھنؤ کی کانفرنس میں جہاں طالبات نے یہ جائز مطالبہ کیا ہے۔ کہ ناگوار اور ناقابل برداشت حالات میں طلاق اور ورثہ کے حقوق ان کو دیئے جائیں۔ وہاں ایک نہایت ہی افسوسناک مطالبہ یہ بھی کیا ہے کہ لڑکیوں کے لئے لڑکوں سے علیحدہ طور پر تعلیم کا انتظام نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ تعلیم مخلوط ہو۔ اسی طرح لاہور کی کانفرنس میں جہاں یہ کہا گیا ہے۔ کہ پنجاب یونیورسٹی لڑکیوں کی تعلیم کے نصاب میں ہوم نرسنگ گھریلو سائنس اور بچوں کی غور و پرداخت وغیرہ مضامین شامل کرے۔ وہاں پنجاب میں تعلیم یافتہ لڑکیوں کی بے کاری پر اظہار ملال کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ عورت کے لئے سرکاری ملازمت کے حصول میں جو پابندیاں ہیں۔ انہیں دور کر دیا جائے۔ اور ان کے لئے حصول ملازمت کے دروازے اسی طرح کھول دیئے جائیں جس طرح مردوں کے لئے کھلے ہیں۔

ان قراردادوں کو پڑھ کر دور اندیش انسان کو ضرور افسوس ہوگا۔ حیرت ہے کہ عورتیں اس بات کی کیوں خواہشمند ہیں کہ کسب معاش اور تلاش روزگار کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لیں۔ خود گھر سے باہر نکل کر ماری ماری پھریں۔ مصیبت و مشقت اٹھائیں اور اس طرح اپنے لئے قوت لایموت مہیا کریں۔ مگر یہ طریق عمل انہیں کیوں پسند نہیں۔ کہ وہ گھر میں ملکہ کی حیثیت سے عزت و آبرو کے ساتھ رہیں۔ گھر کے انتظام میں اپنا سارا وقت لگائیں۔ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت اور خاوند کے آرام و آسائش کے سامان مہیا کریں۔ اور اس طرح ایک پُرمسرت زندگی اپنے لئے بھی اور اپنے خاوند کے لئے بھی مہیا کریں۔ بھلا یہ بھی کوئی زندگی ہے۔ کہ عورت خود اپنی روٹی کمانے کے لئے ماری ماری پھرے۔ اپنی عزت و عفت کو خطرات میں ڈالے۔ اپنی شرم و حیا کے معیار کو گرائے۔ اور اس طرح نسوانی احترام اور وقار کو خاک میں ملا دے۔

اسی طرح جس صورت میں کہ ان کے لئے علیحدہ تعلیم کا انتظام موجود ہے۔ ان کو اس پر کیوں اصرار ہے کہ انہیں نوجوان لڑکوں کے پہلو بہ پہلو بٹھا کر پڑھایا جائے۔ آخر اس مخلوط تعلیم میں کونسی خوبی ہے۔ جس کے لئے وہ اس قدر بے قرار ہیں۔ کون نہیں جانتا۔ کہ مغربی تعلیم نے نوجوانوں کے اخلاق کو بہت پست کر دیا ہے۔ اور جب بھی انہیں عورتوں کے ساتھ آزادانہ اختلاط کا موقعہ ملا ہے۔ وہ ایسی شرمناک حرکات کے مرتکب ہوئے ہیں۔ کہ شرافت نے سر لپیٹ لیا۔ گذشتہ چند سالوں میں لاہور میں دیوالی کے موقعہ پر جو واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ اور انارکلی میں نوجوانوں نے جن میں مقامی اخبارات کے بیان کے مطابق زیادہ تر کالجوں کے طلباء ہوتے تھے۔ عورتوں کے ساتھ جو توہین آمیز اور رسوا کن سلوک کیا۔ اس کی یاد ابھی تک محو نہیں ہو سکی۔ اور ہندو اخبارات نے تو شور و شر سے آسمان سر پر اٹھا لیا تھا۔ اور اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ اب ایسے مواقع پر ہندو اور آزاد خیال ہندو بھی اپنی مستورات کو گھروں سے باہر لانا پسند نہیں کرتے۔

غرض عورت و مرد کا باہم اختلاط اور خاص کر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا اختلاط خطرات سے خالی نہیں۔ اور جن لوگوں کو اخبارات میں یورپ کی اہلی زندگی کی تلخیوں کی داستانیں پڑھنے کا موقعہ ملا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ یہ سب کچھ اسی بے احتیاطی کا نتیجہ ہے۔ کہ مرد و عورت کے دوائر عمل کو نظر انداز کر دیا گیا۔ قدرت کی حد بندیوں کو توڑ دیا گیا۔ اور مرد کے مشاغل میں عورتوں کو شامل کر دیا گیا۔ اور قدرت نے اُسے جس کام کے لئے پیدا کیا تھا۔ اس کی کوئی پروا نہ کی گئی۔ ان وجوہات سے ایک طرف تو آئندہ نسل کی اخلاقی تربیت میں خامیاں رہنے لگیں۔

اور دوسری طرف مرد کے سلئے یک سوئی اور پوری توجہ کے ساتھ اپنی اہلی ذمہ واریوں اور فرائض کو ادا کرنے میں مشکلات پیدا ہو گئیں۔

غرض وہ قومیں جنہوں نے عورتوں اور مردوں کو بے محابہ میل وجول کو رواج دیا اور لڑکوں لڑکیوں کو مخلوط تعلیم دی۔ وہ اس کے نہایت ہی عبرت ناک نتائج بھگت رہی ہیں۔ ان سے عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی عورتوں اور لڑکیوں کو وہ حقوق دینے چاہئیں جن کی وہ مستحق ہیں۔ اور جن کے نہ ملنے کی وجہ سے وہ ایسی راہ اختیار کر رہی ہیں۔ جو سراسر تباہ کن ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام نے عورت کے جو حقوق مقرر کئے ہیں۔ اور عورت کی جو ذمہ واریاں قرار دی ہیں اگر ان کو ملحوظ رکھا جائے۔ تو عورتیں نہایت عزت و آبرو کی زندگی بسر کر سکتی ہیں۔ اور انہیں حد سے بڑھنے کی کبھی خواہش نہیں پیدا ہو سکتی۔ لیکن افسوس کہ بعض مسلمان کہلانے والے بھی ان حقوق کی تو پروا نہیں کرتے۔ لیکن مغربی رو کے آگے تنکے کی طرح بہے چلے جا رہے ہیں ٭

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹- ماہ صلح ۱۳۱۹ ہش حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں ٭

صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے ٭

مومن کا قدم قربانیوں میں ہمیشہ آگے کی طرف بڑھتا ہے

منافق ہمیشہ ایسے وسوسے پیدا کرتا رہتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں قوم کا قدم قربانیوں کے میدان میں سست ہو جائے۔ مگر مومن کا قدم ہمیشہ آگے کی طرف اٹھتا ہے اور وہ ہمیشہ اس امر کی کوشش کرتا ہے۔ کہ اپنے عہد کو جو اس نے خدا تعالےٰ سے کیا ہے۔ پورا کرے۔

چونکہ تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے آخری تاریخ بجائے ۳۱ جنوری ۱۹۴۰ء کے ۱۵ فروری ۱۹۴۰ء فرمائی ہے۔ اسلئے وہ احباب اور جماعتیں جن کے وعدے تاحال حضور کے پیش نہیں ہوئے جلد بھیجدیں۔ تاکہ وہ آگے قدم بڑھانے والوں میں سے ہوں۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

جلسہ سالانہ کے بعد احباب و عہدہ داران جماعت کی ذمہ واری

الحمد للہ کہ جلسہ سالانہ بفضل تعالےٰ خیر و خوبی سے انجام پذیر ہوا۔ لیکن احباب و عہدہ داران جماعت کو یہ نہ سمجھ لینا چاہئے۔ کہ جلسہ ختم ہونے کے بعد وہ جلسہ کے متعلق اپنی ذمہ واری سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ کیونکہ جلسہ سالانہ کے لئے جو اشیاء اور اجناس خوردونوش خرید کی گئی تھیں۔ ان کے حسابات چکانے جا رہے ہیں۔ جس کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ اور یہ روپیہ اسی طرح مہیا ہو سکتا ہے۔ کہ احباب اور جماعتوں سے چندہ جلسہ سالانہ کی مقررہ رقم بالشرح وصول ہو جائے۔ چونکہ بہت سے احباب اور جماعتوں کی طرف سے چندہ جلسہ سالانہ کی پوری رقم وصول نہیں ہوئی۔ اور بعض کی طرف سے بالکل وصول نہیں ہوئی۔ اس لئے تاکید کی جاتی ہے۔ کہ احباب اور عہدہ داران جماعت اپنے اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ ادا کر کے حساب صاف کریں۔ ناظر بیت المال قادیان

فتنہ وفساد کے لئے احرار کی تازہ شرارت

قابل توجہ ذمہ وار حکام بالا

کل ۲۸ جنوری ۱۹۴۰ء کو بوقت دوپہر فقیران تکیہ عید گاہ نے خسرہ نمبر ۳۶۳ سے مٹی اور گارا اٹھانا شروع کیا۔ حالانکہ اس سے قبل جب انہوں نے مٹی اٹھائی تھی تو پولیس کی طرف سے ان کو یہ حکم مل چکا تھا۔ کہ تم یہاں سے مٹی لینے کے مجاز نہیں اور انہوں نے اقرار بھی کیا تھا۔ کہ ہم آئندہ مٹی نہیں لیں گے۔ لیکن کل پھر انہوں نے مٹی اور گارا اٹھانا شروع کیا جس پر پولیس میں اطلاع دی گئی۔ اور انچارج صاحب چوکی پولیس موچند کانسٹیبل موقعہ پر گئے۔ اور انہوں نے فقیروں سے دریافت کیا۔ جنہوں نے تسلیم کیا کہ ہم نے مٹی اشد ضرورت کی وجہ سے لی ہے۔ اسوقت معاف کیا جائے آئندہ محتاط رہیں گے۔ جب یہ باتیں ہو رہی تھیں تو ملا عنایت اللہ مہر الدین آتشباز عبد اللہ ملانا۔ عبد اللہ درزی۔ فیض اللہ زرگر موقعہ پر آ گئے۔ اور ملا عنایت اللہ دور سے ہی باآواز بلند فقیروں کو کہنے لگا۔ کہ تم معافی کیوں مانگتے ہو۔ پولیس اور مرزائی اور خلیفہ محمود تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ کہیاں ٹوکریاں لاؤ۔ اور مٹی خسرہ نمبر ۳۶۳ سے کھود دو۔ پولیس گرفتار کر لے۔ میں ایک رات بھی تمہیں حوالات میں نہیں رہنے دوں گا۔ اور چھڑا لاؤں گا۔ تھانیدار کی ہستی کیا ہے۔ کہ تم کو روکے اس کی جان میری مٹھی میں ہے۔ میں نے پہلے ہی غلطی کی کہ ان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اپنے آدمیوں کو واپس لے گیا تھا۔ چنانچہ فقیروں کو دوبارہ مٹی کھودنے کو کہا جس پر چوہدری منگو چوکیدار عید گاہ نے ان کو روکا۔ جس پر فقیروں نے چوکیدار کو کہا۔ کہ اگر تم کو اپنی جان کی خیر نہیں تو آؤ۔ اور کشتی اٹھائی۔ اور ملا عنایت اللہ اور اس کی پارٹی کے اکسانے کی وجہ سے جماعت احمدیہ اور اس کے امام کو بھی برا بھلا کہا۔ اگر موقعہ پر منگو کے علاوہ اور چند آدمی بھی ہوتے تو ضرور فساد ہو جاتا۔

افسوس ہے۔ کہ پولیس اپنا سا منہ لے کر اپنی بے بسی کا مظاہرہ کرتی ہوئی واپس چلی آئی۔ اور ہمارے حقوق کی کوئی حفاظت نہ کی۔ اگر پولیس کا یہی رویہ رہا اور ہمیں خود اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے قدم اٹھانا پڑا جس کے نتیجہ میں کوئی فساد ہوا تو اس کی ذمہ واری پولیس پر ہوگی۔ چوہدری منگو چوکیدار کو پہلے بھی انہی فقیروں نے مار کٹائی اور گالی گلوچ کی۔ اور کل اس کو قتل کرنے کی دھمکیاں دیتے رہے ہیں۔

آج بھی احرار کے اکسانے پر فقیروں نے عید گاہ کے خسرہ نمبر ۳۶۳ سے مٹی اٹھائی۔ جس سے ان کا منشا اشتعال دلا کر فساد کرانے کے سوا اور کچھ نہیں۔ چنانچہ بازاروں میں بھی سرکردہ ممبران احرار یہ کہتے ہوئے پائے گئے۔ کہ آج پھر مٹی لی جا رہی ہے۔ کیوں جا کر مرزائی اور پولیس نہیں روکتی۔ جس سے محض مقصد ان کا فساد کرانا ہے۔

ہم افسران بالا کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ ان حالات میں چونکہ نقصان جان کا خطرہ ہے اس لئے مناسب تدارک کیا جائے۔ نیز ہمارے حقوق کی حفاظت کی جائے۔

جنرل پریذیڈنٹ لوکل انجمن احمدیہ قادیان۔

درخواست ہائے دعا

(۱) منشی کلیم الرحمٰن صاحب کارکن نظارت امور عامہ کی والدہ صاحبہ سخت بیمار ہیں (۲) احمد علی صاحب بٹالوی شدید بیمار اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ (۳) عبد الحکیم صاحب قریشی وزیرستان کا لڑکا رشید احمد صدیقی بعارضہ بخار سخت بیمار ہے (۴) سید احمد علی صاحب سیالکوٹی قادیان کی ہمشیرہ صاحبہ گٹھیا لیاں میں عرصہ سے بیمار ہیں سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

موت کی تمنا یا خودکشی کرنا منع ہے

فرمایا۔ بعض انسان اتنے کم حوصلہ اور پست ہمت ہوتے ہیں۔ کہ اگر ان کو چند دن لگاتار بخار چڑھنا شروع ہو جائے۔ یا کوئی اور تکلیف آجائے تو بے صبری کا اظہار کرنے لگ جاتے ہیں۔ موت کو زندگی پر ترجیح دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ہر کس و ناکس کے آگے اپنی تکالیف بیان کرتے رہتے ہیں۔ اور تمنا کرتے ہیں۔ کہ موت ان کی زندگی کو ختم کر دے تاکہ وہ ان تکالیف اور مصائب سے جن میں مبتلا ہیں۔ نجات پا جائیں۔ حالانکہ ان کا یہ خیال بالکل غلط ہوتا ہے۔ کہ موت تکالیف کو ختم کر دیتی ہے۔ دُنیاوی اعمال کی اصل جزاء تو موت کے بعد شروع ہوتی ہے۔ اور اگر انسان بداعمال ہو۔ تو موت پیش خیمہ ہوتی ہے اس سخت اور دردناک عذاب کا۔ جو ان دُنیاوی مصائب سے ہزارہا درجہ بڑھکر تکلیف دہ ہوگا۔

پس یہ خیال کرنا کہ موت تکلیف کو ختم کر دیتی ہے۔ یا بیماری سے نجات مل جاتی ہے۔ سخت احمقانہ خیال ہے۔ جو سچے مومن کے دل میں کبھی آ ہی نہیں سکتا سچا اور مخلص مومن تکالیف سے کبھی نہیں گھبراتا۔ بلکہ وُہ ان میں ایک لذت محسوس کرتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ میرا خدا مجھے آزما رہا ہے۔ اور دیکھتا ہے۔ کہ مجھے اس سے کتنا پیار ہے اور میں تکالیف سے تنگ آکر نا امید تو نہیں ہو جاتا۔

پس مخلص مومن کسی مسلسل بیماری یا تکلیف کے آ جانے سے دل نہیں چھوڑتا بلکہ سمجھتا ہے۔ کہ خدا تعالے حسب وعدہ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ آزمائش کر رہا ہے۔ نہ کہ جبر و استبداد سے مجھے مٹانا چاہتا ہے۔ ہاں کم ظرف اور بے صبر انسان جسے حقیقت میں خدا تعالے پر کامل ایمان نہیں ہوتا۔ اُسے جب مسلسل تکالیف و مصائب کا سامنا ہوتا ہے۔ یا دیر تک کسی بیماری میں مبتلا رہتا ہے۔ تو موت کی تمنا کرنے لگتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ موت اس کی تکالیف کو ختم کر کے اس کے لئے آرام کا موجب ہوگی۔

پس موت کی تمنا یا خودکشی کرنا سخت گناہ ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں۔ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ۔ کہ تم میں سے کوئی شخص دکھ اور مصائب سے تنگ آکر موت کی تمنا نہ کرے ہاں فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا اگر کچھ کہنا ہی ہے۔ تو یہ دُعا کرے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔ کہ اے میرے اللہ جب تک میرا زندہ رہنا بہتر اور میرے لئے بھلائی کا موجب ہے۔ تو مجھے وفات دے دے۔

فرمایا۔ موت کی تمنا یا خودکشی وہی شخص کر سکتا ہے۔ جو یہ سمجھتا ہے۔ کہ مرنے کے بعد کوئی جزا و سزا نہیں۔ بلکہ مر کر مٹی ہو جانا ہے۔ مگر جس شخص کو یقین ہو کہ بعث بعد الموت ہے اور جنت اور دوزخ برحق ہے۔ اگر میں نے بداعمال کئے۔ تو دوزخ جو سخت عذاب کی جگہ ہے میں جاؤں گا۔ وُہ کبھی موت کی تمنا یا خودکشی نہیں کرتا۔ بلکہ وُہ یہ کوشش کرتا ہے کہ جتنی بھی زندگی ملے۔ اس میں خدا تعالے کی مغفرت حاصل کرے۔

فرمایا۔ دیکھو اگر کوئی شخص مجرم قرار دیا جائے۔ اور اس کو یقین ہو۔ کہ میں مجرم ہوں اور اگر پکڑا گیا۔ تو مجھے سزائے موت۔ یا عبور دریائے شور دی جائے گی۔ تو کیا وُہ یہ تمنا اور خواہش کر سکتا ہے۔ کہ مجھے عدالت ضرور بلائے۔ اور اگر عدالت نہ بلائے تو خود عدالت میں عرضیاں دینا شروع کر دے۔ کہ مجھے عدالت میں بُلا کر مجھے گرفتار کر لیا جائے یا خود جا کر کہے۔ کہ میں چار آدمیوں کو قتل کر کے بھاگ گیا تھا۔ لیکن چونکہ عدالت نے مجھے نہیں بُلایا۔ اس لئے میں خود حاضر ہو گیا ہوں۔ کہ سرکار نے جو کارروائی کرنی ہے کرے۔

پس جب دُنیاوی عدالتوں میں پیش ہوتے ہوئے مجرم کا بال بال کانپتا ہے ملازمت میں تبدیلی کے موقعہ پر افسرانِ بالا کو چارج دینے پر خوف کھاتا ہے۔ کہ حساب میں کوئی غلطی نہ نکلے۔ تو کس طرح کوئی شخص تمنا اور خواہش کر سکتا ہے۔ کہ خدا میرا جلد حساب لے۔ پس ایسا انسان یا تو بے دین ہوتا ہے۔ یا بے وقوف۔

فرمایا۔ یوں تو خدا تعالے سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ مگر پھر بھی موت انسان اور خدا کے درمیان ایک قسم کا پردہ ہے جس وقت خدا تعالے کسی بندے کو بلانا چاہتا ہے۔ تو اس پردہ کو اُٹھا دیتا ہے۔ یعنی اس آدمی پر موت آ جاتی ہے۔ اور اس کا معاملہ بالمشافہ خدا تعالے سے جا پڑتا ہے۔ چونکہ پردہ کو گھر کے مالک کی اجازت کے بغیر اٹھا کر گھر میں داخل ہونا یقیناً اخلاقی جرم اور مالک کی ناراضگی کا موجب ہوتا ہے۔ اس لئے جو انسان موت کی تمنا کرتا ہے۔ گویا وُہ اس پردہ کو بلا اجازت اٹھانے کے لئے لپکتا ہے۔ اور جو خودکشی کر لیتا ہے۔ گویا پردہ اٹھا کر وُہ بغیر اجازت مکان کے اندر چلا جاتا ہے۔ ایسے شخص کا خواہ کوئی اور قصور نہ بھی ہو تب بھی اس نے یہ حرکت اخلاقی لحاظ سے ایک مجرمانہ حرکت کی ہے جس کی اسے سزا ملنی چاہیئے۔

میری اس بات کی تصدیق ایک قدسی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مجھے خدا تعالے نے فرمایا ہے۔ کہ بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔ کہ خودکشی کرنے والے بندہ نے نہایت جلد بازی سے کام لیا۔ اور میرے حکم کا انتظار نہ کیا۔ بلکہ میرے بلانے سے پیشتر ہی چل پڑا۔ لہٰذا اس کی اس گستاخی کی وجہ سے میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔

اسی امر کا ذکر قرآن کریم میں یوں آیا ہے۔

مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ کہ بہادر اور جفاکش انسان کی شان سے یہ بعید ہے۔ کہ مصائب سے تنگ آکر خودکشی کرے۔ ہاں جب خدا تعالے بُلانا چاہے گا۔ تو چلا جائے گا۔

پس ہر انسان کو خدا تعالے کے حکم کا منتظر رہنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالے کی اسی میں رضا ہے۔

پس مومن کا ایمان بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَا ہوتا ہے۔ اس لئے سچا مومن کبھی یہ جُرأت نہیں کر سکتا۔ کہ خودکشی کرے۔ یا موت کی تمنا کرے۔ کیونکہ جب وُہ دُنیا میں معمولی حساب دینے سے ڈرتا ہے۔ تو کس طرح جُرأت کر سکتا ہے۔ کہ خدا تعالے سے یہ کہے۔ کہ میں حساب دینے کے لئے تیار ہوں۔ اور اگر تو مجھے نہیں بُلاتا۔ تو میں بن بُلائے ہی سامنے آتا ہوں۔

خاکسار۔ محمود احمد خلیل۔ شاہ پوری

مزارِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے

محبوب قلب ادنیٰ و اعلیٰ تمہیں تو ہو
ہم منتظر تھے جس کے وہ آقا تمہیں تو ہو

اہلِ نظر کی آنکھ کا تارا تمہیں تو ہو
اور میرے دل کی جانِ تمنا تمہیں تو ہو

آباد جس سے ہے مری دنیا تمہیں تو ہو
جس نے سنوارا دینِ محمدؐ تمہیں تو ہو

جس کیلئے عروسِ شریعت کا ہو نکھار
وہ پاکباز چاند سا دولہا تمہیں تو ہو

گھر در کو چھوڑ کر ترے کوچہ میں آ گئے
ہم بے وطن غریبوں کے ماویٰ تمہیں تو ہو

ہے مست جسکی بوئے دلآویز سے مشام
بستانِ قدس کے گلِ رعنا تمہیں تو ہو

قربان ہو رہے ہیں دل و جان جسپے تمام
ہم ڈھونڈتے تھے جسکو وہ "عنقا" تمہیں تو ہو

اے والیٔ ولایتِ عرفانِ ایزدی
مطلوب خلق "قادیاں والا" تمہیں تو ہو

جو بھی ہوا قریب اسے قربِ حق ملا
شائستۂ مَوَدَّةِ قُربیٰ تمہیں تو ہو

اے وارثِ جلال و جمالِ محمدی
حقدارِ ذوالفقار و تولا تمہیں تو ہو

کل جگ میں مثلِ شام گنوپال نے نواز
فریاد رس محبّ "سداما" تمہیں تو ہو

ہے جسکی پیروی میں فلاح و نجاتِ خلق
وہ رہنمائے دنیا و عقبیٰ تمہیں تو ہو

ایماں جو لے کے آیا ثریا سے ارض پر
نبیوں کا چاند امام ہمارا تمہیں تو ہو

معمارِ دیں میں فارسی الاصل فتحیاب
وہ شہسوارِ ملتِ بیضا تمہیں تو ہو

اسلام جس کے ہاتھوں سے پھر زندہ ہو گیا
وہ عالی شان مہدی و عیسیٰ تمہیں تو ہو

شمشیرِ حق سے قتلِ خنازیر کر دیا
وہ کاسرِ صلیب و چلیپا تمہیں تو ہو

یعنی دیئے دلائلِ حقہ وہ لاجواب
سب بول اٹھے کہ حق کے شناسا تمہیں تو ہو

اے حاملِ مکارمِ اخلاقِ مصطفیٰ!
کامل بروزِ احمدؐ والا تمہیں تو ہو

سردارِ انبیاءؐ نے بھیجا جسے سلام
وہ پیشوائے امتِ اخریٰ تمہیں تو ہو

مدت سے اسمِ اعظمِ مخفی کی تھی تلاش
اب کھل گیا کہ اس کے مسمّٰی تمہیں تو ہو

صدہا درود آپ پہ لاکھوں سلام ہوں
بیمار ناتواں کا مداوا تمہیں تو ہو

گھبرا کے جب نکلتا ہوں گھر سے خدا گواہ
ڈھارس بندھانے والا سہارا تمہیں تو ہو

مشرک نہیں ہوں ایک خدا پر بھروسہ ہے
پھر بھی یہی زباں سے کہوں گا "تمہیں تو ہو"

اک بے نوا مصائبِ شتّیٰ میں مبتلا
اکمل غریب شہر کا ملجا تمہیں تو ہو

خاکسار اکمل عفا اللہ عنہ

لانبقی لک من المخزیات ذکرا

جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بنصرہ العزیز کو منصب خلافت پر متمکن کیا ہے احمدیت کو ہر رنگ میں اس قدر نمایاں ترقی حاصل ہوئی ہے۔ کہ غیر مبایعین جنہوں نے اس خیال سے احمدیت کے صحیح عقائد کو بگاڑا تھا۔ کہ غیر احمدی خوش ہو جائیں گے اور فوراً ان کے ساتھ شامل ہو جائینگے ان کو ایک خطرناک زک اٹھانی پڑی ہے۔ اگر ان کے دلوں میں خدا کا خوف ہوتا۔ تو وہ سمجھ لیتے۔ کہ خدا کی مرضی کو پس پشت ڈال کر اس کی مخلوق کے قلوب کو فتح نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ مذہبی دنیا میں قبولیت کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ کہ آسمانی امانت کو بغیر کسی قسم کا تصرف کئے صحیح رنگ میں مخلوق الٰہی تک پہونچایا جائے انسانی تجویز کردہ عقائد خواہ کس قدر ہی خوشکن کیوں نہ ہوں۔ خدا کی طرف سے نازل کردہ عقائد کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتے۔ اس وقت میں کوئی طویل مضمون نہیں لکھنا چاہتا بلکہ صرف یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تائید میں خدا تعالیٰ کا خاص ہاتھ کام کر رہا ہے۔ حضور کے ہاتھ پر ایسے ایسے نشانات ظاہر ہوئے ہیں۔ جس سے نہ صرف یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے جانشین ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہ امیر پیغام کے ساتھ جماعت سے کٹ جانے کی وجہ سے نصرت الٰہی شامل نہیں ہاں جہاں تک دنیاوی سعی کا تعلق ہے۔ انہیں اپنی محنت کا ثمرہ مل رہا ہے۔

حضور کے زمانہ میں جماعت کا نظام مضبوط ہوا۔ مرکز سلسلہ کو خاص ترقی حاصل ہوئی۔ بہشتی مقبرہ کا نظام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصیت کے مطابق جاری ہوا۔ جماعت کی شہرت عزت کے ساتھ زمین کے کناروں تک پھیل گئی۔ اور دنیا کے تقریباً ہر ملک میں احمدیت کے نام لیوا پیدا ہو گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کا ایک لمبا سلسلہ ہے۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر پورے ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام لانبقی لک من المخزیات ذکرا ہے۔ جس میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کے پیچھے کوئی ایسی بات نہیں چھوڑیگا۔ جس کی وجہ سے لوگوں کو انگشت نمائی کا موقعہ مل سکے۔ یہ الہام بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ پورا ہو رہا ہے۔

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اس طرح ان لوگوں کے مونہہ بند ہو گئے۔ جو یہ کہتے تھے۔ کہ جب مرزا صاحب کا اپنا لڑکا ان پر ایمان نہیں لایا۔ تو دوسرے کس طرح ان کے دعاوی پر غور کر سکتے ہیں۔ گو یہ اعتراض نہایت بودا تھا مگر خدا تعالیٰ نے اس کو بھی قائم نہیں رہنے دیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلقین میں حضور علیہ السلام کی ایک بھاوج یعنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تائی تھیں۔ جو شروع سے سلسلہ کی مخالفت چلی آتی تھیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے زمانہ میں ان کو بھی سلسلہ حقہ میں شامل ہونے کی توفیق مل گئی۔ اب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے خسر جناب خان بہادر مولوی غلام حسن صاحب پشاوری نے بیعت کر لی ہے۔

غرضیکہ حیرت انگیز طریق پر یہ الہام پورا ہوا اور ہو رہا ہے۔ اور انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔ اور ہر دفعہ جیسا کہ پہلے اس نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ آئندہ بھی کرتا رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ خاکسار [illegible] قادیان

ہندوؤں میں جانوروں کا بے رحمانہ قتل

حال ہی میں لاہور کے رسالہ کرانتی کے کہانی نمبر میں ایک دلچسپ مضمون "اہنسا کے جھوٹے پجاری" کے عنوان سے شائع ہؤا ہے۔ وہ کہانی نہیں۔ بلکہ ایسے واقعات ہیں۔ جو چشم دید مبنی بر صداقت اور آئے دن ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ چونکہ وہ ایسے لوگوں کی طرف منسوب ہیں۔ جو "جیو ہتھیا" کو نہ صرف بُرا سمجھتے ہیں۔ بلکہ مختلف جیوؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ اس لئے اور بھی دلچسپی کا باعث ہیں۔

میں ذیل میں قابل مضمون نگار کے اس مضمون کے چند اقتباسات درج کرتا ہوں۔ جو اہنسا کے جھوٹے پجاریوں کے لئے اگرچہ واقعی قابل "شرم" ہیں۔ لیکن ہم اہل ہنود سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ بتائیں۔ کہ اسلام کے حلال قرار دئیے ہوئے جانوروں کو ذبح کرنے کی وجہ سے وہ مسلمانوں کو کیوں کر ملزم گردان سکتے ہیں۔ جبکہ وہ خود "جیو ہتھیا" بڑے ذوق وشوق سے کرتے ہیں۔ بلکہ اس کو موجب نجات خیال کرتے ہیں۔ کیا ہی عجیب بات ہے کہ وہ لوگ جو آئے دن مسلمانوں سے صرف اس لئے کہ وہ اپنے مذہبی عقیدہ کی رو سے چند ایک جانوروں کو ذبح کرنا حلال سمجھتے ہیں۔ برسر پیکار رہتے ہیں۔ حالانکہ ان کے بہت سے ہم مذہب جو ملک میں بھاری اکثریت رکھتے ہیں۔ اس "متبرک قربانی" کو جائز خیال کرتے ہیں۔ مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں:۔

"ہندو دھرم کے شردائیوں نے دیوی دیوتاؤں کو خوش رکھنے کے لئے انسانی قربانی کے رواج کو جاری کیا۔ ارضی وسماوی آفات سے بچنے کے لئے اپنے ہی بھائیوں کے خون سے دیوی دیوتاؤں کی پوجا جاری کی۔ بیوہ اور مظلوم بہنوں کو زندہ ستی ہو جانے کے لئے مجبور کیا۔ غرض کہ دھرم اور پرماتما کے نام پر کوئی ظلم ایسا نہ تھا۔ جو روا نہ رکھا گیا۔

انگریزی حکومت کا ایک فائدہ یہ ضرور ہؤا کہ انسانی قربانی قانوناً ممنوع قرار دے دی گئی۔ لیکن اہنسا کے جھوٹے پجاری اب بھی ہر سال لاکھوں بے زبان جانوروں کو دیوی دیوتاؤں کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں۔ کالی دیوی ہر روز سینکڑوں بھیڑوں بکریوں اور بھینسوں کا خون پیتی ہے۔ درگا پوجا بغیر قربانی کے نہیں ہو سکتی۔ گاؤں اور شہروں سے قحط۔ سیلاب اور وبائی امراض کو دور رکھنے کے لئے بے چارے بے زبان جانوروں کی جان جاتی ہے۔ اولاد حاصل کرنے کے لئے پہلے یہ ضروری ہے۔ کہ کسی جانور کا معصوم بچہ کالی ماتا کی نذر کیا جائے۔ اور اس کے خون میں لت پت دیوی کا پرشاد دینی گوشت اولاد کی خواہش رکھنے والی عورت کو کھلایا جائے۔ بھگوان اور دھرم کے نام پر جو اتیاچار بھارت ورش میں دیکھنے میں آتے ہیں۔ ان کا خیال آتے ہی دل کانپ جاتا ہے بھارت ورش کے مختلف حصوں میں دیوی دیوتاؤں کی خوشی حاصل کرنے کے لئے قربانی کا مختلف رواج پایا جاتا ہے۔ جس کا مختصر ذکر یہاں کیا گیا ہے۔

نیپال میں دسہرے کے دن تہوار پر سینکڑوں بھینسے قربان کر دئیے جاتے ہیں۔ وجے دشمی سے ایک روز پہلے آسمانی دعاؤں کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ یہ رسم علاقہ کے تواریخی مقام کوٹ میں ادا ہوتی ہے۔ جہاں ۱۹۲۶ء میں قتل عام کا ہولناک منظر دیکھنے میں آیا تھا۔ اس روز زیادہ سے زیادہ بھینسے قربانی کے لئے لائے جاتے ہیں...

...... اور پھر فوج کا سردار آگے بڑھ کر بھینسے کی گردن ایک ہی وار میں اڑا دیتا ہے۔ اس پر حاضرین تالیاں بجاتے ہیں۔ توپوں کی سلامی اور باجے کی جھنکار کے ساتھ لوگ اپنے اپنے گھروں کی جانب رخصت ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ اس وقت ایک ہی بھینسا قربان کیا جائے۔ اس موقعہ پر جس قدر زیادہ سے زیادہ خون بہایا جائے اسے متبرک خیال کیا جاتا ہے۔"

پھر لکھتے ہیں:۔ "کلکتہ کو ہندوستان میں تہذیب وتمدن کا مرکز خیال کیا جاتا ہے۔ راقم الحروف کو ۱۹۲۸ء میں اپنی دھرم پتنی کے ساتھ وہاں جانے کا اتفاق ہؤا۔ ایک دن ہم کالی کے مندر میں جا نکلے۔ وہاں یاتریوں کی بہت بھیڑ تھی۔ مندر کی چار دیواری کے اندر داخل ہوتے ہی ایک پجاری نے ہم سے پوچھا کیا آپ کی کوئی اولاد ہے۔ جواب نفی میں پا کر وہ ہم سے کہنے لگا۔ کہ "آپ دس روپیہ میں ایک سندر لیلہ د بکری کا بچہ) خرید لیں۔ اور کالی ماتا کی بھینٹ چڑھائیں ماتا اس کا رکت د خون) پی کر آپ کو نہال کر دے گی۔" ہمارے انکار پر اس نے ہمیں بُرا بھلا کیا۔ اور چل دیا۔ ہم نے اس روز قلیل عرصہ میں انیس بے زبان بکروں کو تلوار کے گھاٹ اترتے دیکھا۔ بکرے کا سر کاٹ کر تھالی میں رکھ کر ماتا کے سامنے بھوگ کے لئے جاتا۔ اور پجاری بھینٹ کرنے والوں کے خصوصاً اور دوسرے یاتریوں کے عموماً ماتھے پر اسی خون کا تلک لگاتا اور کہتا "جا تیری مراد پوری ہو گی۔"

پھر لکھتے ہیں:۔ "جنوبی ہندوستان قدامت پسندوں کا مرکز ہے۔ وہاں چھوت چھات اس قدر زیادہ پائی جاتی ہے۔ کہ براہمن اور دوسری بڑی جاتیوں کے لوگ اچھوتوں کو اپنے سے دس بیس اور چالیس گز دور رکھتے ہیں۔ مختلف جاتیوں کے لئے مختلف فاصلے مقرر ہیں۔ برہمن جج عدالت میں اپنے سامنے چک یا پردہ لٹکا کر غریب اچھوتوں کا مقدمہ سنتے ہیں۔ سوورن لوگ پاؤں میں جوتا تک نہیں پہنتے۔ محض اس خیال سے کہ کوئی کیڑا پتنگا پاؤں کے تلے آ کر نہ مر جائے۔ لیکن اس کے برعکس جنوبی ہندوستان کے گاؤں اور شہر کو بھوتوں اور چڑیلوں سے گھرا ہؤا مانا جاتا ہے جو ہمیشہ اس تاک میں رہتے ہیں۔ کہ وہاں کے باشندوں کو کسی طور پر قحط سیلاب اور وبائی امراض میں پھنسایا جائے۔ ان ارضی اور سماوی آفات سے بچنے کے لئے لوگ۔ مرغیوں۔ کبوتروں بھیڑوں۔ بکریوں اور بھینسوں وغیرہ کی قربانی دے کر گاؤں کے دیوتاؤں کو خوش رکھتے ہیں۔ چراغ تلے اندھیرا اسی کو کہتے ہیں۔"

اس قسم کی اور بہت سی باتیں پیش کرنے کے بعد مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں "جب ہماری نردیتا (بے رحمی) کا یہ حال ہو۔ پھر بھگوان ہم پر کیوں دیاوان ہوں۔ ہم دیا دھرم کا ڈھول پیٹتے نہیں تھکتے۔ سنسکرت ودیا کا جنوبی ہندوستان میں سب سے زیادہ پرچار ہے۔ وہاں کے لوگ دھرم گرنتھوں کو نیم پورک پڑھتے ہیں۔ اور قدامت پسندوں کا وہاں کوئی شمار نہیں۔ لیکن اوپر کے واقعات صاف بتلاتے ہیں۔ کہ ان سے زیادہ جاہل اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ ہم گئو رکھشا کیلئے کس طور زور دے سکتے ہیں؟ جب پشو جگت کے لئے ہمارے دل میں یہ بھاؤ ہیں۔"

دراصل بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ ویدوں کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ ویدوں میں اس قسم کی قربانیوں کے تفصیلی احکام موجود ہیں۔ اور پراچین زمانہ سے ان پر عمل ہوتا چلا آیا ہے۔ خاکسار انوار احمد سامانوی

ہز ایکسی لینسی جناب گورنر بہادر پنجاب کا بیان

رضاکارانہ طور پر پیشکردہ چندہ کے متعلق

آغازِ جنگ ہی سے مجھے ہر جماعت اور قوم کے پنجابیوں کی طرف سے ہندوستان کی جنگ سے متعلقہ کوشش میں مالی امداد دینے کے متعلق رضاکارانہ طور پر پیشکشیں موصول ہوتی رہی ہیں۔ اس قسم کی پیشکشیں وزیر اعظم اور کمشنر اور ڈپٹی کمشنر صاحبان کو بھی موصول ہوئی ہیں۔

سنہ ۱۸-۱۹۱۴ء میں جنگ سے متعلقہ مختلف مقاصد کے لئے متعدد الگ الگ فنڈ قائم کئے گئے تھے۔ مثال کے طور پر اس صوبہ میں بیمار۔ اور زخمی سپاہیوں کو امداد دینے کے لئے جو روپیہ جمع ہوا تھا۔ اس کے علاوہ ایک ایروپلین فنڈ۔ ایک کمفرٹس فنڈ اور ایک ریکروٹنگ فنڈ تھا۔ ان تمام مختلف فنڈوں میں اہل پنجاب نے حسب معمول نہایت فیاضی کے ساتھ روپیہ دیا۔ اور مفت عطیات کے ذریعہ جو کل رقم جمع ہوئی تھی وہ ۵۵ لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ تھی۔ یہ رقم اس ۴½ کروڑ روپیہ کے علاوہ تھی جو جنگ کے قرضوں کے سلسلہ میں دیا گیا تھا۔

چونکہ یہ اندازہ لگانا مشکل ہے۔ کہ موجودہ لڑائی میں ہندوستان کس طرح اور کیا حصہ لے گا۔ اس لئے ابھی تک یہ ممکن نہیں ہوا کہ کسی خاص مقصد (ریڈ کراس اور سینٹ ڈنسٹن کے سوائے) کے لئے روپیہ کے واسطے اپیل کی جائے۔ یا ان اشخاص کی واضح طور پر رہنمائی کی جائے جو مشترکہ مقصد کے لئے فوراً ہی روپیہ دینے کے خواہاں ہیں جنگ شروع ہونے کے پانچ ماہ بعد بھی ہندوستانی فوجوں کا معتدبہ حصہ لڑائی میں سرگرمی کے ساتھ مصروف نہیں اور مستقبل میں ضروریات کی نوعیت اور وسعت ابھی تک غیر واضح ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ رضاکارانہ طور پر پیش کردہ چندوں کی رقوم کو کسی باقاعدہ طریق کے مطابق منظم کرنے کی کوشش کی جائے تاجن کے واسطے ان کی رقوم وقف کی جائیں گی۔ لہٰذا میں ہز ایکسی لینسی جناب وائسرائے بہادر کے جنگی اغراض کے فنڈ کی ایک پنجاب برانچ کھول رہا ہوں جس کے حساب میں جو رقوم اب تک موصول ہو چکی ہیں۔ (تقریباً ۳۶ ہزار روپیہ) اور مزید چندے جمع کر دیئے جائیں گے۔

جیسا کہ ہز ایکسی لینسی جناب وائسرائے بہادر اخبارات میں اعلان فرما چکے ہیں وہ چندے جو کسی خاص مقصد کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ چندے دینے والوں کی خواہشات کے مطابق وقف کئے جائیں گے۔ دوسرے چندے جن کے متعلق کوئی خاص مقصد بیان نہیں کیا جاتا۔ ہز ایکسی لینسی جناب وائسرائے بہادر اپنی مرضی سے ہندوستان کی جنگ سے متعلق کوششوں کو فروغ دینے اور جنگ کے متعلق مفید خلائق اغراض کے لئے صرف کریں گے۔ یہ اغراض حسب ذیل پر مشتمل ہونگی۔ اگرچہ یہ فہرست مکمل نہیں۔

(۱) جنگ میں زخمی یا ناکارہ ہو جانے والوں کی امداد

(۲) جنگ میں مصروف بیکار سپاہیوں کے گھرانوں اور لواحقین کی نگہداشت۔

(۳) ہوائی جہازوں کی خرید (ہز ہائی نس نظام کا ایک لاکھ پونڈ کا گرانقدر عطیہ ایک فائٹر سکواڈرن کی خرید کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور پنجابیوں کی ایک اچھی خاصی تعداد کو پائلٹ بننے کی ٹریننگ دی جا رہی ہے۔)

(۴) مصروف بیکار فوجیوں کے لئے سہولتیں اور آرام مہیا کرنا۔ اور ہسپتالوں کے سٹور اور ایمبولینس اس مقصد پر جو روپیہ صرف ہو گا۔ وہ ریڈ کراس سوسائٹی کے چندوں سے پورا کیا جائے گا۔)

تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت کی جا رہی ہے۔ کہ وہ جنگی فنڈ کا حساب کھولیں۔ لہٰذا میں چندہ دینے والوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنا روپیہ یا تو اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو یا میرے سکرٹری (مسٹر ای۔ پی۔ مون۔ آئی۔ سی۔ ایس) کے نام بھیجیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اگر وہ کسی خاص مقصد کے لئے چندہ وقف کرنا چاہتے ہیں تو اس کی بھی وضاحت کر دیں۔

مجھے امید ہے۔ کہ ان انتظامات سے اس جذبہ فیاضی کو بروئے کار لانے کا ایک حد تک موقع ملے گا جس سے میں جانتا ہوں۔ کہ اہل پنجاب متاثر ہیں اور جس کے زیر اثر وہ ایک منصفانہ اور نیک مقصد کی خاطر فوری اور معتدبہ امداد دینا چاہتے ہیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

مناظرہ سے احراری علماء کا فرار

موضع ڈیری والہ میں جو قادیان سے تقریباً ۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ۲۵، ۲۶ جنوری کو احرار نے اپنی کھوئی ہوئی عزت کے بحال کرنے کی خاطر پوری تیاری کے ساتھ جلسہ کیا۔ جس میں احرار کے مایہ ناز مبلغ محمد حیات اور ملا عنایت اللہ شامل ہوئے اور اپنی تقریروں میں بوسیدہ اعتراضات دہرانے کے علاوہ بڑی بڑی تعلیاں کیں۔ جماعت احمدیہ ڈیری والہ نے قادیان سے علماء طلب کئے۔ اور نظارت کی طرف سے مولوی عبد الغفور صاحب مولوی غلام احمد صاحب فرخ۔ مولوی احمد خان صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب کو بھیج دیا گیا۔ مبلغین نے اپنا جلسہ کر کے ان کے جوابات دیئے۔ اور ان کے چیلنج کو منظور کر لیا۔ اور ان کے جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔ مگر احراری معترین کو سب تعلیاں بھول گئیں۔ اور باوجود بار بار کے تقاضا اور لمبے انتظار کے احراری علماء نے فرار اختیار کیا اور اپنی مسجد میں ہی ادھر ادھر کی باتیں کر کے لوگوں کے پیچھے سے چھپ کر چلے گئے۔ ان کی جلسہ گاہ ان کی مسجد کے دروازہ کے سامنے تھی۔ اور وہیں ہمارے مبلغ اور پبلک احراری علماء کا مناظرہ کے لئے انتظار کر رہے تھے۔ جب احراری علماء اس طرح بھاگ نکلے تو ہمارے مبلغین نے بعض ذمہ دار لوگوں سے پبلک کے سامنے پوچھا۔ کہ کیا آپ لوگ مناظرہ کرائیں گے۔ تو انہوں نے اپنے علماء کی کمزوری سے واقف ہوتے ہوئے صاف طور پر کہہ دیا۔ کہ ہم مناظرہ نہیں کرا سکتے۔

(نامہ نگار)

نفع مند کام پر روپیہ لگانے والوں کیلئے عمدہ موقع

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع مند کام میں لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ میں ان کا روپیہ بعض تجارتی کاروبار پر لگوانے کا مشورہ دے سکتا ہوں۔ اور بعض ایسے مواقع بتا سکتا ہوں۔ جن میں روپیہ جائداد کی کفالت پر قرض لیا جائے گا۔ جو ہر طرح سے محفوظ ہو گا۔ اور نفع لائے گا۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ خواہش مند احباب اس موقع سے فائدہ اٹھائیں گے۔

(ناظر بیت المال)

وصیتیں

نمبر ۵۵۱۵ منکہ شریفن زوجہ قریشی محمد حسین قوم قریشی عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء بکرمی ساکن سنور ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳۹-۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے مجھے اپنے خاوند کی طرف سے دو صد روپیہ عطیہ ملنے کا وعدہ ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے خاوند کی طرف سے جو مجھے مہر مل چکا ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں گی۔ میرا کوئی زیور نہیں۔ میں اپنے مہر ۳۲ عہ اور دو صد عطیہ کل ۲۳۲/۰/۰ کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں گی۔ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ شریفن موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد حسین خاوند موصیہ گواہ شد سید علی احمد مہاجر قادیان۔

نمبر ۵۵۱۶ منکہ کلثوم بیگم بنت عبد اللہ خان صاحب قوم ککے زئی عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳۹-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت بیس تولے سونا ہے ۲۰ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری کوئی آمدنی نہیں۔ اگر کسی وقت آمد ہوئی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد کلثوم بیگم موصیہ بقلم خود نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبد القادر خان لائلپوری مہاجر۔ گواہ شد عبد اللہ خان والد موصیہ

نمبر ۵۵۱۸ منکہ سید بابر علی اکبر مولوی فاضل ولد سید حیدر شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۱ مئی ۱۹۳۱ء ساکن سیان ڈاکخانہ ستراہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳۹-۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ موجود ہیں۔ اس وقت میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ بیس روپے ماہوار ہے۔ لہٰذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ جو انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اگر بوقت وفات میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو جائے تو بھی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ ملازمت فی الحال عارضی ہے۔ اس لئے آمدنی کی کمی و بیشی کی صورت میں دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ العبد سید بابر علی اکبر مولوی فاضل قائمقام انچارج دینیات سکول گنجیالیاں۔ گواہ شد عبد الحق بقلم خود محلہ دار الفضل گواہ شد جلال الدین کارکن محکمہ قضاء

نمبر ۵۵۰۷ منکہ حاجی حسن خان ولد چاکر خان قوم بلوچ کھلول پیشہ زراعت عمر تخمیناً ۴۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن چورٹہ کوٹ ہیبت ڈاکخانہ ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳۹-۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ جائیداد غیر منقولہ از قسم زرعی اراضی تعدادی رقبہ تخمیناً پونے تیرہ بیگھے واقعہ چاہ جلال والہ موضع چھابری بالا تحصیل ڈیرہ غازیخان و بند ڈانڈے والا چوگان بند جکڑ والہ چوگان موضع کوٹ ہیبت تحصیل ڈیرہ غازیخان۔ نوٹ چاہ جلال والہ میں دس بیگھے ہیں۔ قیمت بازاری مبلغ چالیس روپیہ فی بیگھہ کے حساب قیمتی ۴۰۰/۰ بند ڈانڈے والا چوگان و بند جکڑ والہ چوگان میں پونے تین بیگھہ اراضی ہے۔ قیمت بازاری فی بیگھہ مبلغ پندرہ روپے کے حساب سے قیمت مبلغ ۴۱/۴/۰ کل قیمت ۴۴۱/۴/۰

۲۔ ایک جوڑہ نرگاواں کل قیمتی ۶۰/۰

۳۔ مشین گھاس کاٹنے والی قیمتی ۱۵/۰ میں سے پانچواں حصہ ۳/۰ ۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ قرضہ میرے ذمہ ہے جس کی ادائیگی کی ذمہ داری میں اپنے اوپر لیتا ہوں۔ اس کا وصیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا سو میں امید کرتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا جائیداد خود مالیتی ۵۰۵/۰ روپے میں سے دسواں حصہ بطور وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں بخوشی خود کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان اقرار کرتا ہوں کہ بوقت وفات جو کچھ جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میں عہد کرتا ہوں۔ کہ حتی الوسع وصیت کردہ حصہ جائیداد کی قیمت اپنی حین حیات میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں گا۔ العبد حاجی حسن خان بقلم خود گواہ شد ایم عبد الرحمٰن بقلم خود گواہ شد ملک عزیز محمد پلیڈر دریر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان

نمبر ۵۵۱۹ منکہ کریم خاتون زوجہ محمد امین صاحب قوم ارائیں عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن شیخ واہ ڈاکخانہ دینا پور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳۹-۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ کنگن نقرہ یک جوڑہ ۵ عہ ہنس ۵ عہ پوپہ طلائی ۲ عہ بالیاں نقرہ للعہ مہر ۵۸/۰ کل یک صد روپیہ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ کریم خاتون نشان انگوٹھا گواہ شد محمد امین خاوند موصیہ گواہ شد اللہ بخش بقلم خود شیخواہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

احمد آباد ۲۸ جنوری آج مسٹر جناح نے ایک بیان میں کہا۔ کہ وزیر ہند کا یہ خیال صحیح نہیں۔ کہ اگر کانگرسی وزارتوں پر الزامات کی تحقیقات کے لئے رائل کمیشن مقرر کیا گیا۔ تو فرقہ وارکشیدگی بڑھ جائیگی لنڈن ٹائمز کے اس بیان پر کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی نمائندہ نہیں۔ آپ نے کہا مسلم لیگ اسی طرح مسلمانوں کی نمائندہ ہے جس طرح برطانوی حکومت انگریزوں کی

رنگون ۲۸ جنوری۔ کل یہاں جو ہندو مسلم فساد ہوا تھا۔ اس میں چھ آدمی ہلاک اور ۳۸ مجروح ہوئے۔ ۲۶ شدید زخمی ہیں۔ فسادیوں کا پیدا کردہ تھا جن میں سے ۱۶ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اب حالات پر پوری طرح قابو پا لیا گیا ہے

لنڈن ۲۸ جنوری۔ آج جھیل لڈوگا کے شمال میں فنوں کو شاندار کامیابی ہوئی۔ اور روس کے چار ڈویژن شکست کھا کر بھاگ گئے۔ روسی فوجیں بھوک تکان اور سامان کی قلت کا شکار ہو رہی ہیں۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے روسی طیاروں کی سرگرمیاں بھی کم ہیں۔ سویڈن کے رضاکار اب اگلے مورچوں پر روسیوں کے مقابلہ کے لئے پہنچ گئے ہیں۔

دارالعوام کی حزب مخالف کے لیڈر میجر اٹیلے نے کل ایک تقریر میں کہا۔ کہ برطانیہ جرمنی سے صلح کے لئے تیار ہے۔ مگر گزشتہ تجربہ کی بناء پر جرمنی کے زبانی وعدوں پر اعتبار نہیں کر سکتا۔ اپنی نیک نیتی اور امن پسندی کے لئے اسے عملی ثبوت دینا ہوگا

مغربی محاذ پر گزشتہ دنوں سے کوئی خاص سرگرمی نہیں پائی جاتی محاذ پر جو برف جم گئی تھی۔ وہ پگھلنی شروع ہو گئی ہے۔ فوجی سرگرمیاں بالکل کم ہو گئی ہیں البتہ مشرقی موزیل میں توپوں کی گولہ باری شدید ہو گئی ہے۔

پیرس ۲۸ جنوری۔ ایک اندازہ ہے کہ رومانیہ کی سرحد پر جرمن فوج کے ۳۵ ڈویژن پہنچ گئے ہیں۔ ایک خیال ہے کہ صرف ایک ڈویژن ہے اس سلسلہ میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جرمنی فوجی دھمکی دے کر رومانیہ سے اپنے بعض مطالبات منوانا چاہتا ہے۔ اس کی یہ پالیسی ہے کہ مع سفارتی گفت و شنید کے ساتھ فوجی دباؤ بھی ڈالتا رہتا ہے۔

وزارت بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی کا یہ دعویٰ صحیح نہیں۔ کہ گزشتہ ہفتہ برطانیہ کے آٹھ جہاز ڈوب گئے ہیں صرف پانچ ڈوبے ہیں۔ غیر جانبدار ممالک کے چودہ جہاز غرق ہوئے ہیں۔ آغاز جنگ کے وقت جرمنی کے ۳۵۰ جہاز سمندروں میں تھے۔ جن میں سے ۹۲ فیصدی تا حال غیر جانبدار بندرگاہوں میں چھپے بیٹھے ہیں

جرمنی میں لوگوں کو اس بات کی اجازت نہیں۔ کہ کسی غیر ملک کا براڈکاسٹ سن سکیں۔ حتیٰ کہ غیر ملکی گانے سننے کی بھی ممانعت ہے۔ اور ایسا کرنے والوں کے لئے سزا مقرر کی گئی ہے

ماسکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ جہاں تک خارجہ پالیسی کا تعلق ہے جرمنی اور روس پورے طور پر متفق ہیں۔ دونو کو ایک دوسرے کا اعتماد حاصل ہے۔ فن لینڈ کے متعلق روس کی پالیسی کا جرمنی مؤید ہے۔

واشنگٹن ۲۸ جنوری۔ گزشتہ شب کے بارہ بجے امریکہ اور جاپان کے تجارتی معاہدہ کی میعاد ختم ہو جائے گی۔ سیاسی حلقوں کی رائے ہے کہ امریکہ اس کی تجدید نہیں کرے گا۔ تا اگر چین کے معاملات کی وجہ سے امریکہ اور جاپان میں کوئی کشیدگی رونما ہو۔ تو کسی قسم کی الجھن پیش نہ آئے۔

لاہور ۲۸ جنوری۔ آج گورنر پنجاب نے کوٹ لکھپت میں سکاؤٹس کالج کا افتتاح کیا جس کے بانی مسٹر ڈگلس ینگ چیف جسٹس پنجاب ہیں۔ مسٹر ینگ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ سکاؤٹنگ کی تعلیم جوانوں کو زندگی کے ہر شعبہ میں کارآمد بنا دیتی ہے۔ ہم اس سکیم کو سارے ملک میں پھیلانا چاہتے ہیں۔

الہ آباد ۲۸ جنوری۔ کل یہاں آل انڈیا ویمن کانفرنس منعقد ہوئی کارروائی انگریزی میں ہوتی۔ صدارت کے فرائض بیگم حامد علی نے سرانجام دئیے۔ پنڈت نہرو نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں سمجھ نہیں سکتا۔ موجودہ حالات سے عورتیں اپنے آپ کو کس طرح علیحدہ رکھ سکتی ہیں۔ انہیں سیاسیات میں حصہ لینا پڑے گا۔ مردوں میں عورتوں کی نسبت زیادہ توہم پرستی ہے۔

دہلی ۲۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے ہند کو انگلستان سے یہ ہدایات موصول ہوتی ہیں۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ گاندھی جی سے سمجھوتہ کر لیا جائے تا صوبوں میں کانگرسی وزارتیں جلد قائم ہوں مسٹر جناح سے بمبئی میں مل کر وائسرائے کو بہت مایوسی ہوئی تھی۔ اب انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ مسٹر جناح کی مسلم لیگ کو نظر انداز کر کے بعض دوسرے مسلم لیڈروں سے کوئی سمجھوتہ کر لیا جائے۔ اور سر سکندر حیات خان کو اسی سلسلہ میں دہلی بلایا گیا تھا۔

ہندو اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ سر آغا خان نے وائسرائے کو لکھا ہے کہ کانگریس سے ضرور سمجھوتہ کر لیا جائے۔

کراچی ۲۸ جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اعلان کیا ہے کہ ۱۴ سال سے کم عمر کے لڑکے اور لڑکیوں کو سینما تھیٹر یا کسی تفریح گاہ میں کسی مرد رشتہ دار کے بغیر جانا منع ہے۔ سندھ کے دوسرے شہروں میں بھی یہ حکم جاری کر دیا جائے گا۔

کیپ ٹاؤن ۲۸ جنوری۔ جنوبی افریقہ کی یونین اسمبلی میں دو اپوزیشن پارٹیاں ہیں۔ اور دونو جنوبی افریقہ کے جنگ میں شامل ہونے کے خلاف ہیں۔ اب ان دونوں میں ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے ایک پارٹی نے جنگ کے خلاف قرارداد پیش کی تھی۔ مگر وہ مسترد ہو گئی۔

ٹوکیو ۲۸ جنوری۔ آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گزشتہ مہینہ میں چین و جاپان کی لڑائی میں ۹۰ ہزار چینی ہلاک اور ۶ لاکھ سے زیادہ گرفتار ہوئے ہیں۔ جاپان کے صرف ۳½ ہزار آدمی کام آئے

کوہاٹ ۲۸ جنوری۔ ڈپٹی کمشنر نے پندرہ قبائلی ملکوں کو گرفتار کر لیا ہے اور مختلف قبیلوں سے قریباً دو صد بندوقیں چھین لی ہیں۔

لاہور ۲۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب فوجیوں کے بچوں کو وظائف دینے کے لئے ایک مستقل سکیم تیار کر رہی ہے۔ جس پر سالانہ ایک لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ اس کا ایک حصہ بعض پیشوں کی تعلیم دینے پر خرچ ہوگا۔

قاہرہ ۲۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مصر نے جرمنی کے ساتھ اپنے تمام سفارتی تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔ جنگ کے خاتمہ تک مصر کی جرمن فرموں کو بند کر کے جرمن ایجنٹوں کو نظربند کر دیا ہے مصری روئی انگلستان بھیجی جا رہی ہے۔ مصری فوج میں اضافہ کیا گیا ہے۔ نیز اس کی از سر نو تنظیم کی گئی ہے۔

پیرس ۲۸ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان منظر ہے۔ کہ جرمنی کے ایک مال جہاز کو اتحادی گشتی جہازوں نے رک جانے کا حکم دیا۔ جس پر اس نے خودکشی کر لی۔ اس کا وزن صرف ۱۶ ہزار ٹن تھا۔

آگرہ ۲۸ جنوری۔ کل شام پولیس نے ایک پریس پر چھاپہ مار کر کمیونسٹ لٹریچر پر قبضہ کر لیا۔ جو کسانوں میں تقسیم کئے جانے کے لئے چھپ رہا تھا۔ پولیس ایک دستی مسودہ بھی قبضہ میں کر کے لے گئی۔

دہلی ۲۸ جنوری۔ جعلی نوٹ بنانے کے مقدمہ کے ملزم مسٹر گھوش نے مجسٹریٹ کو درخواست دی ہے کہ میں نے اقبالی بیان پولیس کی سختی سے تنگ آ کر دیا تھا۔ میں نے کوئی نوٹ نہیں بنائے۔

امرت سر ۲۸ جنوری۔ ڈاکٹر ستیہ پال سیٹھ ایم۔ ایل۔ اے آج امرت سر کے شہری حلقہ سے رام گڑھ کانگرس کے ڈیلیگیٹ منتخب ہو گئے۔ آپ کے حق میں ۱۵۷ اور آپ کے مخالف کے حق میں ۳۴ ووٹ پڑے ڈاکٹر کچلو ماسٹر تارا سنگھ اور حکیم سکندر جعفر کا مقابلہ کامیاب

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah